۷۸۶

رپورٹ معائنہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

واقعہ ۱۳-۱۴- اکتوبر سنہ ۱۹۱۴ء

حسب ایما

ہر ہائنس حضور سرکار عالیہ فرمانروائے ریاست بھوپال خلد اللہ ملکہا

بذریعہ

کمیشن آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس علیگڈھ

مطبوعہ شاہی پریس لکھنؤ

۳۱- مارچ سنہ ۱۹۱۵ء

نقل خط نوشتہ آنریری جائنٹ سکرٹری کانفرنس
بنام
میر منصب علی صاحب فنانشل سکرٹری بھوپال

جناب من۔ تسلیم

جناب کے والانامہ مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۱۴ء کے ذریعہ سے سرکار عالیہ مدظلہا العالی نے کارگزاران آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کو جو ہدایت اُن قومی تعلیم گاہون کے معائنہ کے متعلق فرمائی تھی جن کو سرکار عالیہ کے خزانہ سے مالی امداد ملتی ہے اُس کی تعمیل مین جو کچھ کیا گیا اُس کو ذیل مین عرض کرنے کی اجازت چاہتا ہون۔

جس زمانہ مین سرکار عالیہ کا مذکور الصدر حکمنامہ پہونچا تھا چونکہ اسوقت ندوۃ العلما لکھنو کے معاملات خاص توجہ کے مستحق تھے اس لیے اوّل اُس کے معائنہ کا انتظام کیا گیا چنانچہ کانفرنس کی طرف سے اصحاب ذیل اس خدمت کے لیے مقرر کیے گئے

(۱) جناب مولوی نظام الدین حسن صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ایل وکیل لکھنو۔

(۲) جناب سید عبد الباقی صاحب رجسٹرار محمڈن کالج علی گڈھ

(۳) جناب مولوی ادریس احمد صاحب بی۔ اے سپرنٹنڈنٹ دفتر مجوزہ مُسلم یونیورسٹی

ہر سہ صاحبان نے ۱۲۔ اور ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۱۴ء کو بمقام لکھنو معائنہ کیا۔ اُس وقت صرف تین اُمور کے

متعلق جانچ کی گئی۔ حسابات۔ انگریزی تعلیم اور عام حالت۔ حسابات کے متعلق سید عبدالباقی صاحب نے مفصل رپورٹ مرتب کی ہے اور انگریزی تعلیم اور عام حالت کی نسبت مولوی ادریس احمد صاحب نے رپورٹ تحریر کی ہے ان دونون رپورٹون پر جناب والا مولوی نظام الدین حسن نے اپنے نوٹ تحریر فرمائے ہین دونون رپورٹون اور مولوی صاحب موصوف کے نوٹونکی صحیح نقول ہمرشتہ عریضہ ہذا ہین اور اصل دفتر مین موجود ہین

حسابات اور انگریزی تعلیم اور عام حالت کے متعلق چونکہ مذکورۂ بالا رپورٹون مین ایک حد تک مفصل کیفیت موجود ہے اسلئے مجکو زیادہ عرض کرنیکی ضرورت نہین ہے البتہ چند امور کی نسبت اپنی رائے کو ذیل مین پیش کرتا ہون۔

بعد پوری جانچ کے ندوہ کے حسابات کی نسبت رجسٹرار صاحب نے عام طور پر اپنا اطمینان ظاہر فرمایا ہے اور مولوی نظام الدین حسن صاحب نے اتفاق کیا ہے جو جزوی اور فرعی فروگذاشتین پائی گئین اُن کی نسبت رجسٹرار صاحب نے ضروری مشورے دئے ہین۔ اُمید ہے کہ اُنپر توجہ ہوگی اس سے پیشتر ندوۃ العلماء کے حسابات کا معاینہ اس زمانہ کے آڈٹ کے طریقہ کے مطابق نہین ہوا اس لئے اس قسم کی فروگذاشتون کا ہونا کوئی تعجب کی بات نہین۔ مگر حسابات کی عام حالت رجسٹرار صاحب کی رپورٹ سے بالکل قابل اطمینان پائی جاتی ہے البتہ تعمیرات کے حسابات کا معاینہ نہین کرایا گیا اس کی نسبت رجسٹرار صاحب اور مولوی نظام الدین حسن صاحب دونون نے اپنی رپورٹون مین نوٹ کیا ہے تعمیرات کے فنڈ مین جس قدر روپیہ موجود ہونا چاہئے اُس کی نسبت رجسٹرار صاحب کو جانچ نہین کرائی گئی یعنی جہان کہین روپیہ جمع ہے اُس کی رسید وغیرہ نہین دکھلائی گئی معاینہ کے بعد مین نے ناظم صاحب اور معتمد صاحب کو کئی بار لکھا کہ جس شکل مین جس جگہ روپیہ جمع ہے اُسکی نسبت حسب قاعدہ رسید وغیرہ کا حوالہ دیا جائے جو آخری خط ناظم صاحب کا آیا اُس کے ساتھ چھپے ہوئے حسابات کی ایک نقل موصول ہوئی مطبوعہ حسابات کے موافق تعمیرات کی مدین

باقی دکھلائے گئے ہین۔ ناظم صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ یہ رقم بنک آف بنگال مین ندوہ بلڈنگ کا ونٹ
کے نام سے مولوی احتشام علی صاحب کی معرفت جمع ہے۔ بنک مین جو روپیہ جمع ہوتا ہے اُس کے متعلق رسید یا
پاس بک جمع کرنے والے کے پاس رہتی ہے ایسی حالت مین ذمہ دار افسران کو چاہئے تھا کہ معائنہ کے وقت
اس قسم کی رسید یا پاس بک جبٹرار صاحب کو دکھلاتے کم ازکم یہ ضرور چاہئے تھا کہ معائنہ کے بعد جب کئی مرتبہ
اس رقم کی بابت دریافت کیا گیا تو بنک کا اس مضمون کا خط کہ اسقدر روپیہ فلان مدین جمع ہے بھیجدیا جاتا جیسا
کہ ناظم صاحب نے اطلاع دی ہے کہ یہ رقم بنک مین جمع ہے۔ ہوگی لیکن چونکہ کانفرنس کے معائنہ کے وقت یا
اُس کے بعد اسوقت تک کوئی ایسا کاغذ نہین دکھلایا گیا جو آوٹ مین قابل پزیرائی ہو اس لئے موجودہ
اطلاع کی حالت مین حسابات کے اس حصہ کی نسبت اس معائنہ مین کوئی قطعی رائے نہین دی جاسکتی۔
حسابات کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ندوہ کی مستقل آمدنی لعہ ہے اور خرچ ہے اس سے
ظاہر ہے کہ ایک اول درجہ کے ہائی اسکول کی جسقدر آمدنی ہونا چاہئیے اس قدر بھی اس قومی دارالعلوم
کی مستقل آمدنی نہین ہے اور جسقدر آمدنی ہے اس سے خرچ زیادہ ہے جو چندہ کے ذریعہ سے پورا کیا جاتا
ہے اس مین یہ امر بھی خاص توجہ کے لائق ہے کہ اس آمدنی مین سب سے بڑی رقم گورنمنٹ عالیہ کی ہے
اور اسکے بعد سرکار عالیہ کی یعنی چھ ہزار گورنمنٹ کی اور تین ہزار سرکار عالیہ کی اگر ان رقوم کو علحدہ کردیا جائے
تو صرف دو ہزار اکیاون روپیہ رہ جاتے ہین۔ باقی دو ہزار کی رقم مین پانچسو ہزہائنس نواب صاحب
رامپور کی اور پانچسو ہزہائنس آغاخان صاحب کی اور چھ سو راجہ سر تصدق رسول خان صاحب کی
یعنی سولہ سو روپیہ ہین۔ اس سے ظاہر ہے کہ ندوۃ العلماء مین جو کچھ مستقل آمدنی ہے وہ صرف گورنمنٹ
رؤسا اور تعلقہ دارون کی بدولت ہے ورنہ کچھ بھی نہین۔ جو بزرگ اس قومی دارالعلوم کے قدردان
اور بہی خواہ ہین یہ امر اور حالت اُنکی خاص توجہ کے قابل ہے۔
تعلیمی اور انتظامی حالت کے متعلق مولوی ادریس احمد صاحب نے مفصل رپورٹ مرتب

کی ہے جو قابل ملاحظہ ہے اس مین اول یہ امر قابل لحاظ ہے کہ کتب خانہ دارالعلوم سے دور فاصلہ پر شہر مین ہے دوسری بات قابل ذکر یہ ہے کہ درجہ تکمیل مین صرف ایک طالب علم ہے اور تیسری چیز جو قابل توجہ ہے وہ یہ ہے کہ طلبا کے علاج کے لیے کوئی مستقل انتظام نہین ہے لیکن تحقیقات پر غالباً معلوم ہوگا کہ سب سے بڑی وجہ ان نقائص کی یہ ہے کہ آمدنی کافی نہین ہے

سرکار عالیہ کے تعمیل ارشاد مین کانفرنس سے موجودہ حالت مین جو کچھ ہوسکا وہ کیا گیا جو کچھ حالت ہے اس کی لحاظ سے اسکی اشد ضرورت ہے کہ ندوۃ العلما کی مالی امداد کی جائے اور چند لائق اور ایکر کام کرنے والے قومی خادم لکنو مین رکھکر اس مقصد کی تکمیل مین ساعی اور معروض ہون فقط

دستخط

آفتاب احمد

نقل معائنہ حسابات ندوۃ العلماء لکھنؤ

بعالیخدمت جناب آنریری جائنٹ سکرٹری صاحب آل انڈیا محمڈن اینگلو اورنٹل کانفرنس علیگڈہ

جناب والا

حسب ہدایت مین نے ندوۃ العلماء لکھنؤ کے حسابات بمعیت جناب مولوی نظام الدین حسن صاحب بی۔ اے۔ ایل سابق ڈپٹی کمشنر پوٹ محل برار۔ و مولوی ادریس احمد صاحب بی اے جنرل سپرنٹنڈنٹ یونیورسٹی ایسوسی ایشن وقائمقام اسسٹنٹ سکرٹری مدرستہ العلوم علی گڈہ معائنہ کیے اولاً جو نقد روپیہ جناب ناظم صاحب کی تحویل مین تھا اُسکی پڑتال کی اور صحیح پایا۔ پھر جو روپیہ الہ آباد بنک لیمیٹڈ شاخ لکھنؤ مین تھا، اُس کا اندراج پاس بک مین دیکھا اسکے بعد روزنامچہ یعنی سیاہہ نقدی جو ناظم صاحب کی تحویل مین ہے، اُس کی رقومات آمد و خرچ کا معائنہ من ابتداء یکم اپریل ۱۹۱۳ء لغایت ۳۱۔ اگست ۱۹۱۳ء رسیدات و پرچہ ہاے ارسال کیا اور اُن کو درست۔ ٹھیک پایا کہین کہین خفیف رقوم کے حکم دہانید پر معتمد صاحب صیغہ مال کے دستخط ہونا باقی رہ گئے تھے محرر کو ہدایت کر دی ہے کہ ان پر دستخط کرائے اور آیندہ سے کوئی خفیف سے خفیف رقم بھی بغیر دستخطی حکم کے ادا نہ ہونے پائے۔ دو جرس کی ترتیب تاریخ وار ہے یعنی ہر تاریخ کی آمد اور اس تاریخ کا خرچ معہ تمام کاغذات متعلقہ کے ایک ایک فائل مین علیحدہ مرتب ہے، میری رائے ہے۔ کہ تمام کاغذات ایک بڑی فائل مین جو بصورت کتاب ہو چسپان کر دئے جائین۔ حاجت مند طلبہ کو

جو وظیفہ دار العلوم سے ملتا ہے وہ مصارف خوراک کے لیئے نقد محرر صاحب دار الاقامہ کو ادا کردیا جاتا ہے۔ اور محرر صاحب کی رسید لے لی جاتی ہے۔ مین نے ان رسیدات کو کافی نہ سمجھا بلکہ کتاب حسابات دار الاقامہ کو بھی منگا کر دیکھ لیا کہ وہان رقوم ٹھیک ٹھیک درج ہین اور تنقید کو اس وقت تک جاری رکھا جب تک کہ اطمینان اُن کے صحیح مصرف کا نہ کرلیا۔ اسی طرح جو رقوم معتمد صاحب تعمیرات کو ادا کی گئی ہین اُن کو بھی بخوبی دیکھ لیا کہ تعمیرات کے روزنامچہ یعنی کیش بک مین درج ہوئی ہین اور پھر اُن کے مصرف کو دیکھ لیا۔ تعمیر کا حساب سرسری طور پر دیکھ سکا اس کے ساتھ کھاتا بھی ہے مگر چونکہ بیلنس شیٹ یعنی فرد باقیات واخراجات اس وقت سامنے نہ تھی اس لیئے اس کا مقابلہ نہ ہوسکا معلوم ہوا ہے کہ ایسا حساب پریس مین گیا ہوا ہے۔ اور عنقریب معتمد صاحب تعمیرات کیطرف سے شائع ہوگا۔ تعمیرات کے حسابات کے بارے مین چند ہدایتین دینا ضروری سمجھتا ہون اور اس بارے مین جناب مولوی نظام الدین حسن صاحب سے استصواب کرلیا گیا ہے،

(۱) روزنامچہ تعمیرات یعنی بلڈنگ کیش بک مین بعض رقوم بالا بالا جمع ہوکر خرچ ہوئی ہین اور وہ ناظم صاحب کے سیاہہ نقدی مین نہین پائی جاتی ہین ہماری مشترکہ رائے ہے۔ کہ تمام ایسے رقوم جو بالا بالا بد تعمیرات صیغہ تعمیرات کو وصول ہوکر خرچ ہوگئی ہین۔ یکجائی یا تفصیلاً اب جناب ناظم صاحب کے سیاہہ مین درج کرکے معتمد تعمیرات کے نام خرچ مین ڈال دی جائین اور اُن کی کتاب کے صفحہ کا حوالہ دے دیا جائے۔ اور آیندہ سے کوئی رقم خواہ کیسی ہی حقیقت کیوں نہ ہو بالا بالا سیاہہ تعمیرات مین درج نہ ہو بلکہ اول ناظم صاحب کے سیاہہ نقدی مین جمع ہو اس کارروائی کے نہ ہونے سے یہ نتیجہ پیدا ہوسکتا ہے کہ ناظم صاحب کے یہان سے جو نقشہ جات آمد وخرچ مرتب ہون گے بسبب ایسی فروگذاشت کے پورے طور پر صحیح نہین ہوسکتے۔

(۲) حساب تعمیرات مین بڑی رقوم۔ دستگردان۔ کی ہین یعنی ضرورتاً معتمد صاحب تعمیرات نے اپنے

پاس سے رقوم بطور قرض کے دے دی ہین۔ اور پھر جب کبھی چندہ موعودہ ہوا اُس سے یا کسی اور صورت سے آور ہوئی ہے تو دستگردان کی رقوم خرچ مین ڈالکر روپیہ واپس لے لیا گیا ہے۔ اِن امور کی باضابطہ اطلاع مجلس انتظامی کو وقتاً فوقتاً ہونا چاہیئے اور اگر ضرورت پیش آئے تو ایک خاص مقدار تک قرض لینے کی منظوری مجلس انتظامی سے حاصل کرلی جائے۔

(۳) سالانہ موازنہ و فرد باقیات یعنی بیلینس شیٹ و بجٹ تعمیرات کا لغایت اسلام طیار کیا جائے اور مجلس انتظامی کی منظوری کے واسطے پیش ہو۔ ممبر صاحب انچارج تعمیرات معلوم ہوا کہ اس قسم کی ایک فرد حساب زیر طبع ہے۔

(۴) تعمیرات کے حساب آوٹ ہونا چاہیئے اور اُسکی جانچ کے واسطے ایسا ماہر فن ہونا چاہیئے کہ جو تعمیرات کے تخمینون اور لاگت و نرخ وغیرہ سے بخوبی واقف ہو محض آمد و خرچ کا دیکھ لینا اُوسکی طرف سے اطمینان کرلینا کافی نہین ہے۔ بلکہ یہ دیکھ لیا جائے کہ جو عمارت تیار ہو چکی ہے اُس کے مقابلہ مین جو خرچ ہوا ہے زیادہ خرچ ٹھیک ہے یا نہین۔ معلوم ہوا ہے کہ میر عاشق حسین صاحب انجینیر کا تقرر بنا بر جانچ حسابات صیغہ تعمیرات منظور رہا ہے۔ اور اِس بارے مین اُن سے مراسلت ہو رہی ہے۔

(۵) کتب خانہ کا کھاتہ علیحدہ ہونا چاہیئے جس سے کہ تمام آمد و خرچ کتب خانہ کا حساب یکجائی معلوم ہو سکے اسی طرح جو فرد باقیات یعنی بجٹ کتب خانہ کا تیار ہو اُسکے ساتھ تعداد کتب بھی درج ہونا چاہیئے۔ اس کھاتہ مین کتب خانہ کی آمد ہر قسم کی خواہ چندے سے ہو خواہ فروخت کتب سے ہو درج ہونا چاہیئے۔ اخراجات مین تنخواہ ملازمین۔ کرایہ مکان مصارف جلد بندی خریداری کتب درج ہونا چاہیئے

(۶) ناظم صاحب دار العلوم و معتمد صاحب صیغہ تعمیرات کا یہ عذر معقول ہے کہ ترتیب حساب

کے بارہ مین جس طرح اپنی راے مین مناسب سمجھتے ہین۔ اسی طرح پر حساب کی ترتیب رکھی جاتی ہے۔ ہماری راے ہے۔ کہ ایک مسودہ دستورالعمل حسابات کا تیار کرلیا جائے۔ اور بعد منظوری جلسہ انتظامیہ صیغہ جات تعمیرات وہان کو ہدایت کردی جائے کہ اُن قواعد کے بموجب کتاب حسابات مکمل رکھین۔

(۷) گوشوارہ آمد و خرچ کا ماہ بماہ رسالہ ندوہ مین بطور ضمیمہ کے شائع ہونا چاہیئے تاکہ معطیان چندہ کو جلد جلد اطلاع وصول یابی چندہ کی ہوتی رہے۔

کیفیت معائنہ آمد و خرچ ندوۃ العلماء

بجٹ سنہ ۱۹۱۴-۱۵ء کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ مستقل آمدنی ندوۃ العلماء کی جن کا مصرف تعلیم دینی یا دنیوی ہے اسطرح پر ہے۔

(۱) گرانٹ ان اینڈ یعنی عطیہ گورنمنٹ ممالک متحدہ	سالانہ	(۶۰۰۰)
(۲) عطیہ سرکار عالیہ ریاست بھوپال خلد اللہ ملکہا	〃	(۳۰۰۰)
(۳) عطیہ ہز ہائنیس نواب صاحب بہادر ریاست رامپور دام ملکہ	〃	(۵۰۰)
(۴) عطیہ ہز ہائنیس سر آغا خان بہادر	〃	(۵۰۰)
(۵) عطیہ آنریبل سر راجہ تصدق رسول خانصاحب بہادر تعلقہ دار جہانگیر آباد	〃	(۶۰۰)
(۶) آمدنی از وقف شیخ قادر بخش صاحب مرحوم	〃	(۱۰۰)
(۷) کرایہ مکان واقعہ للت پور	〃	(۱۵)
(۸) کرایہ مکانات واقعہ لال باغ لکھنؤ	〃	۲۳۶)

میزان ۱۰۹۵۱ روپیہ

سلہ اکثر دو ہزار روپیہ سالانہ آتے ہین چونکہ ہز ہائنیس بدفعات آمدنی ہوئی اسلئے یہان پر صرف اسی قدر درج ہے اور بقیہ سو روپیہ بعد کو آیا ہے لہذا اسکو دو سو سمجھنا چاہیے۔ ناظم ندوۃ العلما

ان مین سے نمبر کی آمدنی جاتی رہی ہے۔ اس لیے کہ مکان فروخت ہوگیا پس مستقل آمدنی
سالانہ دس ہزار سات سو پندرہ روپیہ ہوئی اس کے مقابل مین جو خرچ محض تعلیم دینی و دنیوی کا ہوتا ہے
وہ اس طرح پر ہے۔

(۱) تنخواہ عہدہ داران تعلیم دنیوی عربی و انگریزی یعنی تنخواہ پرنسپل و پروفیسران و ہیڈ ماسٹر و سکنڈ ماسٹر وغیرہ سالانہ (۹۱۲۰)
(۲) تنخواہ عہدہ داران صیغہ تعلیم دینی یعنی تنخواہ مفسر فقیہ متکلم و قاری وغیرہ " (۳۶۶۰)
(۳) تنخواہ محرر و چپراسیان و پنکہ قلی و سائر خرچ دفتر " (۱۴۴۸)
(۴) اخراجات متفرقات مثل طبع پرچہ جات امتحان انعام طلبہ سامان نشست مرمت سامان وغیرہ " (۱۷۵۲)

میزان (۱۵۹۸۰) روپیہ

اس سے معلوم ہوا کہ اخراجات تعلیم آمدنی سے بہت بڑھے ہوئے ہین یہ کمی چندونسے پوری
کیجاتی ہے جو بذریعہ وکلاء جلسہ سالانہ جمع ہوتے ہین۔ مگر ایسی غیر مستقل آمدنی ایک ایسی بڑی اور مفید
تعلیم گاہ کے مستقل اخراجات کے واسطے کافی نہین فقط دستخط

سید عبدالباقی رجسٹرار مدرسۃ العلوم علیگڈھ ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۱۴ء

مجھے عام طور پر اس رائے سے اتفاق ہے لیکن صیغہ تعمیرات کے مصارف کا ہم لوگ
مطلق اطمینان نہین کرسکے اور حسن حساب کی سالانہ تنقیح یعنی آڈٹ نہ ہو اُس پر رائے قائم کرنا
خلاف عقل ہے دستخط

نظام الدین حسن
ممتنقیح حسابات ندوۃ العلماء

نقل معائنہ دارالعلوم ندوۃ العلماء

بعالیخدمت جناب صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب آنریری جائنٹ سکرٹری کانفرنس

جناب والا

حسب ارشاد مین نے بمعیت جناب مولوی نظام الدین حسن صاحب بی اے بی ایل و سید عبدالباقی صاحب ایم اے ممبران سنٹرل اسٹانڈنگ کمیٹی آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس۔ دارالعلوم ندوۃ العلما کا ۱۲۔ و ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۱۴ء کو معاینہ کیا۔

مقصد — یہ دارالعلوم انجمن ندوۃ العلما کی سرپرستی مین سولہ سال سے قائم ہے۔ اور اس درس گاہ کا مقصد علوم عربیہ متداولہ کے ساتھ ساتھ مسلمان طلبا کو انگریزی تعلیم دینا ہے۔[1]

درجہ بندی — بلحاظ درجہ بندی دارالعلوم آٹھ جماعتون مین منقسم ہے۔ ہر جماعت مین طلبا ایک سال تعلیم پاتے ہین اس طرح آٹھ سال مین مروجہ علوم عربیہ کا نصاب ختم ہو جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی طلبا مین انگریزی اسکولون کی آٹھوین جماعت کی معیار تک انگریزی اور ریاضی کی لیاقت پیدا ہو جاتی ہے اس جماعت بندی کی ممتاز خصوصیت یہ ہے۔ کہ یہ جماعت بندی صرف عربی تعلیم ہی کے لحاظ سے نہین ہے بلکہ انگریزی تعلیم کے لحاظ سے بھی یہی جماعت بندی کارآمد ہے۔ جماعت بندی کی اس یکسانیت سے جماعت بندی کے جو فوائد ہین وہ اس درس گاہ کو بآسانی حاصل ہین۔ مگر دوران سال مین بعض مستثنیات بھی پیش آجاتے ہین مثلاً ایک جدید امیدوار داخلہ جو عربی لیاقت کے اعتبار سے چھٹی ساتوین جماعت مین شامل ہونے کے قابل ہے۔ انگریزی اور حساب سے ناواقف

---

[1] اس وجہ سے موجودہ نصاب مین جو عام طور سے رائج ہے ترمیم وتغیر کرکے دارالعلوم مین ایک ایسا نصاب بنایا گیا ہے جسکو پڑھنے کے بعد طلبہ مین ایسی قابلیت پیدا ہو کہ وہ علوم عربیہ کے ساتھ ساتھ انگریزی زبان اور حساب سے بھی واقف ہون جو موجودہ زمانہ کی ضرورتون کے لحاظ سے نہایت ضروری ہے اور اس طور سے ملک اور اسلام کی بہترین خدمت ہو سکتی ہے جو دارالعلوم کا اصلی مقصد ہے۔ ناظم ندوۃ العلما

ہوتاہے ایسے بیرونی اُمیدواروں کے لیے ایک اسپشیل (مخصوص) انتظام موجود ہے - وہ یہ کہ جو
طالب العلم اپنی عربی جماعت کے ساتھ انگریزی نہین پڑھ سکتا اُسکو وہ انگریزی ماسٹر تعلیم دیتا ہے
جو اُس گھنٹے مین فارغ ہو یعنی ٹائم ٹیبل مین اُس کا وقت خالی ہو - ایسی مثالین بہت کم ہین -
اور موجودہ اساتذہ اس انتظام کو بغیر دقت کے چلا سکتا ہے - ایک زبان کی واقفیت دوسری
زبان کے سیکھنے مین بہت کارآمد ہوتی ہے - اور جیسا کہ موقع پر جانچ سے معلوم ہوا دارالعلوم کے
طلبا اوسط رفتار کی بہ نسبت انگریزی مین ضروری واقفیت جلد پیدا کر لیتے ہین کسی کسی جماعت
مین ایک یا دو طالب العلم انگریزی سے مستثنیٰ ہین -

اوقات تعلیم روزانہ اوقات تعلیم ۴۵-۴۵ منٹ کے چھ پیریڈ (Peried) پر منقسم ہین ان
مین سے چار پیریڈ روزانہ عربی تعلیم کے لیے محفوظ ہین اور دو پیریڈ روزانہ انگریزی و ریاضی کی تعلیم
کے واسطے مقرر ہین - چونکہ آٹھ جماعتون کے لیے عربی کے آٹھ اُستاد اور انگریزی کے چار ماسٹر ہین
اسلیے معمولاً ہر ہر ماسٹر کو چار چار پیریڈ کام کرنا پڑتا ہے خاص حالت مین انگریزی کے اُستاد خالی اوقات
مین اون طلبا کو پڑھاتے ہین - جو درجہ بندی مین شامل نہین ہو سکتے جیسا کہ اُوپر مذکور ہوا -

معیار تعلیم انگریزی اور حساب دوسری جماعت سے سکھانا شروع ہوتا ہے - آٹھوین جماعت مین
ایک طرف عربی کا مقررہ نصاب ختم ہوتا ہے - اور دوسری طرف انگریزی و ریاضی مین انگریزی
مڈل کے معیار کی قابلیت طلبہ مین پیدا ہو جاتی ہے - اب تک انگریزی کے ساتھ صرف حساب
(ارتھمیٹک) کی تعلیم کا اہتمام تھا - مگر اب ارتھمیٹک کے علاوہ الجبرا اور اقلیدس کی تعلیم کا نہایت
مفید اضافہ کر دیا گیا ہے - آٹھوین جماعت کے بعد علوم عربیہ مین اعلیٰ دستگاہ حاصل کرنے کی غرض سے ایک
ایک درجہ تکمیل کا بھی قائم ہے - اور طلبا کو اختیار ہے کہ وہ تکمیل علوم عربیہ کے ساتھ ساتھ دو سال
کے دوران مین انگریزی ریاضی اور تاریخ جغرافیہ مین انٹرینس (میٹرک) کے لیے اپنے آپ کو

تیار کرین ایسی تیاری بلحاظ اسباب موجودہ کوئی مشکل کام نہین ہے۔

غرض معاینہ ان علاوہ بین خاص کر دارالعلوم کے حسابات کی پڑتال۔ عام حالت کی دیکھ بھال اور انگریزی تعلیم کی جانچ مد نظر تھی۔

چنانچہ حسابات کے متعلق رپوٹ جداگانہ پیش کی جاتی ہے۔ بحیثیت موجودہ درسگاہ[1] کی حالت قابل اطمینان نظر آئی یہ دارالعلوم قوم کی مفید خدمت انجام دے رہا ہے۔ اسوقت ستر طلبا حسب ذیل دارالعلوم مین زیر تعلیم ہین۔

نام درجہ	تعداد طلبہ درج رجسٹر	تعداد طلبہ حاضر بوقت معاینہ	نام درجہ	تعداد طلبہ درج رجسٹر	تعداد طلبہ حاضر بوقت معاینہ
اول	۷	۵	پنجم	۹	۸
دوم	۸	۵	ششم	۱۰	۸
سوم	۱۰	۹	ہفتم	۷	۷
چہارم	۱۳	۸	ہشتم	۶	۶

درجہ تکمیل مین اس وقت صرف ایک طالب العلم مولوی محمد زبیر صاحب ہین اور ایک طالب علم (احمداللہ صاحب) صرف ادب پڑھنے کی غرض سے دارالعلوم مین داخل ہین۔ افسوس ہے کہ درجہ تکمیل ہین اور درجہ ہشتم مین اس وقت کوئی انگریزی خوان طالب علم نہ تھے۔ اُمید ہے کہ آیندہ امتحان کے بعد درجہ وار ترقی کے موقع پر یہ ناگوار کمی رفع ہو جائے گی ساتوین جماعت کا انگریزی مین مینے امتحان لیا طلبا چھوٹے بڑے فقرون کا انگریزی مین بہت اچھا ترجمہ کرتے تھے اور عربی زبان کی کافی واقفیت کا یہ نتیجہ پایا کہ ذرا سے اشارہ پر طلبا اپنی غلطی پر خود ہی

[1] طلبہ کی کمی کا اصلی سبب مکانات کی قلت ہے جسکے باعث داخلہ نہ ہونیکی وجہ سے بہت سی درخواستین واپس کرنی پڑتی ہین۔ موجودہ طلبہ درسگاہ کے ایک علیحدہ حصہ مین رہتے ہین جو خود ان کے لیے بھی کافی نہین ہے تاہم طلبہ کی تعداد پہلے سے اب بڑھ گیا ہے اور اسوقت ۸۲ طلبہ زیر تعلیم ہین اگر مندرجہ بالا امور پر توجہ کیجائے تو یہ کمی جلد پوری ہو سکتی ہے۔ ناظم ندوۃ العلما

متنبہ ہو جاتے تھے اور خود ہی اپنی غلطی کی فوراً اصلاح کرتے تھے - انگریزی مین ساتوین جماعت کے طلبا کی لیاقت انگریزی اسکولون کی ساتوین جماعت کے طلبا کی اوسط لیاقت سے کم نہ تھی باقی ماندہ سب جماعتون کا بھی مین نے انگریزی و ریاضی مین امتحان لیا طلبا سے انگریزی کتاب پڑھوا کر سنی - انگریزی سے اردو ترجمہ مین طلبا بالکل بے تکلف تھے - البتہ اردو فقرون کے انگریزی ترجمہ کرنے کا ربط نسبتاً کم پایا گیا - گرامر (صرف نحو) اور پارزنگ (ترکیب نحوی) طلبا کو اچھی طرح سمجھائی گئی ہے انگریزی کتاب پڑھنے کا لہجہ اصلاح طلب ہے انگریزی کتاب پڑھنے اور بولنے کے لہجہ مین کوئی تفاوت نہونا چاہیے حساب الجبرا و اقلیدس کیطرف طلبا کی کافی توجہ پائی گئی سوالون کے جواب قریب قریب سب نے صحیح بتلائے الجبرا اور اقلیدس کی ابھی ابتدا ہوئی ہے مگر طلبا کو ان نئے مضمونون سے پوری دلچسپی ہے مین نے اقلیدس الجبرا کے متعلق سوالات تختہ سیاہ پر طلبا سے حل کرائے کلیات اخذ کرائے جن کو طلبا نے آسانی سے بتلایا اور انگریزی زبان مین اپنے بتلائے ہوے کلیات کو ادا کیا اور یہ اچھی خاصی "تعریفات" نہین - اس تفصیل سے صرف یہ مقصد ہے کہ اس دار العلوم مین انگریزی "اساتذہ" کے زیر تعلیم طلبا معمولی اسکولون کے طلبا سے بلحاظ استعداد بہتر پائے گئے

دار العلوم ریکاگنائزڈ نہین ہے دار العلوم چونکہ خاص قسم کی اسلامی درسگاہ ہے اور اسکا مقصد بھی خاص ہے اس لیے وہ سررشتہ تعلیم کے قواعد کی پوری پابندی نہین کرسکتا لہذا وہ مروجہ معنون مین ریکاگنائزڈ (pastubo) نہین ہے ہان البتہ دار العلوم کو گورنمنٹ سے معقول امداد ملتی ہے اور اسطرح دار العلوم ایک (انوی کا گرانٹ ایڈڈ انسٹیٹیوشن ہے

تعلیمی فیس | طلبا سے کسی قسم کی تعلیمی فیس نہین لی جاتی بلکہ حاجت مند طلبا کو چھ چھ روپے ماہوار کی شرح سے اس وقت مین امدادی وظائف دئے جاتے ہین جو ان کی خوراک کے لیے باورچی خانہ

کی آمدنی مین براہ راست جمع ہو جاتے ہین۔

عمارت دارالعلوم دارالعلوم ایک اقامتی درس گاہ ہے یعنی طلبا عموماً دارالعلوم کے بورڈنگ ہوسس مین مقیم رہتے ہین کچھ عرصہ قبل انجمن ندوہ اور دارالعلوم دونون کرایہ کے مکانون مین تھے۔اب ندوہ کی اپنی عمارت کے بعض حصے تیار ہوجانے پر دارالعلوم اپنی ذاتی عمارت مین منتقل ہوگیا ہے۔ندوہ کی عمارت نہایت شاندار پیمانہ پر تیار ہو رہی ہے اس کے گردوپیش فرحت بخش مناظر ہین عدم تکمیل تعمیر کی وجہ سے ہنوز گنجائش کم ہے بہت سے کمرے ہنوز ناتمام ہین۔لہذا طلبا آرام سے نہین رہ سکتے۔اور تعلیم کے اوقات مین تعمیر کا سلسلہ روزمرہ جاری رہنے سے بوجہ شوروغل تعلیم مین بھی ضرور ہرج ہوتا ہے قلت فنڈ کی وجہ سے باقی ماندہ تعمیر کی رفتار سست ہے اور سخت ضرورت ہے کہ اکابر قوم یا کوئی مربی تعلیم معقول مالی امداد دیکر ندوہ کی شاندار عمارت کو جلد مکمل کرنے کا انتظام کرین۔

فرنیچر دارالعلوم کے فرنیچر مین ۱۵ کرسیان ۲۲ بنچ معہ ڈیسک اور نو سادہ بنچین اور چھ میزین شامل ہین بنچ اور کرسیان موجودہ ضرورت کے لیے کافی ہین مگر جماعتون اور دفتر کے لیے کم سے کم چار میزون کی اسوقت[1] ضرورت ہے۔

تعلیمی سامان تعلیمی سامان مین صرف پانچ[2] بلیک بورڈ (تختہ سیاہ) ہین اور کچھ نہین چونکہ ماہرین فن تعلیم کا قول ہے کہ تختہ سیاہ ہی ہر درسگاہ کی روح رواں ہوتا ہے۔

اس لیے کم سے کم ہر جماعت کے لیے ایک ایک تختہ سیاہ ہونا لازمی ہے جو ہر وقت جماعت مین موجود رہے۔دوران تعلیم مین بلیک بورڈ (تختہ سیاہ) کے استعمال پر بہت اصرار ہونا چاہیے

---

[1] میزین حسب ضرورت بعد معائنہ پوری کر دی گئین۔

[2] اسوقت بلیک بورد (تختہ سیاہ) ۹ ہین یعنی ہر جماعت مین ایک تختہ موجود ہے یہ کمی معائنہ کے بعد پوری کردی گئی۔

اور گو جغرافیہ تاریخ کی باقاعدہ نصاب مین داخل نہین ہے مگر عالم کے روزمرہ کے واقعات طلبا کو آگاہ کرتے رہنا تعلیمی اسٹاف کا فرض ہے اور اس فرض کے ادا کرنے کے لیے نقشون کا استعمال ناگزیر ہے۔ طلبا کو جغرافیہ سے آشنا کرنے کی غرض سے جغرافیائی اصطلاحات کا نقشہ۔ دنیا کا اور پانچون براعظم کے نقشے دارالعلوم مین ہونا ضروری ہین

کتب خانہ۔ دارالعلوم کے متعلق ایک نہایت قیمتی کتب خانہ ہے جو بوجہ عدم تکمیل عمارت دارالعلوم ابھی شہر مین ہے۔ لہذا اُس کے معائنہ کا موقعہ نہین ملا کتب خانہ سے اسٹاف و طلبا پورے طور پر اُس وقت مستفید ہو سکین گے جب کہ کتب خانہ دارالعلوم کی جدید عمارت مین منتقل ہو جائے

رجسٹر۔ دارالعلوم مین حسب ذیل رجسٹر ملاحظہ ہوے (۱) رجسٹر داخلہ (۲) عام رجسٹر حاضری طلبا (۳) جماعت دار رجسٹر حاضری طلبا (۴) رجسٹر نتائج امتحانات (۵) آڈر بک جس مین مہتمم صاحب (پرنسپل) کی طرف سے احکام و ہدایات درج ہوتے ہین (۶) اسی طرح آرڈر بک ہڈماسٹر صاحب کی جداگانہ ہے (۷) رجسٹر برآورد تنخواہ ملازمین (۸) رجسٹر تقسیم تنخواہ (۹) رجسٹر نقل درخواست ہاے رخصت مدرسین معہ نقل احکام (۱۰) رجسٹر معائنہ (۱۱) رجسٹر خط کتابت (۱۲) اسٹاک بک رجسٹر حاضری اساتذہ کے اضافہ کی ضرورت ہے جو پرنسپل صاحب و ہڈماسٹر صاحب کے کمرے مین رہین اور اُس مین اساتذہ کو وقت آمد اور وقت رخصت روزانہ درج کرنا چاہیے اور اس رجسٹر کی پرنسپل صاحب اور ہڈماسٹر صاحب روزانہ نگرانی فرمایا کرین۔

رجسٹر داخلہ مین تاریخ ہاے داخلہ ۱۹۱۲ء سے تو صحیح طور پر درج ہین مگر اس سے پیشتر تاریخون کی تقدیم و تاخیر کا سلسلہ درہم برہم ہے۔ رجسٹر حاضری مین ایک جگہ رجسٹر کو چاقو سے چھیلا گیا ہے یہ عمل ہرگز روا رکھنے کے قابل نہین رجسٹر رخصت مین کہین کہین ہندسہ بدلا گیا ہے یہ جائز نہین۔ ہندسہ یا رقم کو چھیلنے

[1] چونکہ اسوقت تک دارالعلوم زیر تعمیر ہے اسلئے گرد و غبار سے ہر مہینہ مین نقشہ کے خراب ہو جانیکا احتمال تھا اسواسطے نقشے نہین رکھوائے گئے۔ بعد تکمیل عمارت کے اسکا انتظام کردیا جائیگا۔ [2] رجسٹر حاضری مدرسین موجود ہے۔

یا بدلنے کی بجائے رغنی سے کاٹ کر مطلوبہ ہندسہ یا رقم لکھنا چاہیئے اور تبدیلی کے مقام پر مختصر دستخط افسر مہ دا
کے ہونے چاہئین۔ رجسٹر نتیجہ امتحانات ۱۹۱۳ء مین سال ہفتم کے دو طلبا کو رعائتی ترقی دینا درج
ہے لیکن اگر یہ رعائت بے وجہ تھی تو بے محل استعمال ہوئی اور اگر اس کی کوئی وجہ تھی تو درج
ہونی چاہیئے تھی رجسٹر حاضری جماعت وار ناقص ہے اس مین ہر طالب علم کے نام کی سامنے کئی کئی
حاضریون کے اندراج کی جگہ چھوٹی ہوئی ہے تاکہ ایک ہی رجسٹر مین کئی استاد ایک درجہ کے طلبا
کی حاضری درج کرسکین مگر اس سے یہ نہین معلوم ہوسکتا کہ کس اُستاد کے وقت مین فلان فلان
طالب علم غیر حاضر رہے۔ لہذا رجسٹر حاضری ہر جماعت کے متعلق ہر اُستاد کے علٰحدہ علٰحدہ
ہونے چاہئین۔

دار العلوم کا اسٹاف حسب ذیل ہے

نمبر شمار	نام	عہدہ	میعاد ملازمت	عمر تخمیناً	تنخواہ	کیفیت
۱	مولوی ناظر حسن صاحب دیوبندی	فقیہ اول	تازہ تقرر ہوا ہے	-	مار	مہتمم دار العلوم و پرنسپل کی جگہ خالی ہے فقیہ اول انچارج ہین۔
۲	مولوی شیخ محمد صاحب عرب	ادیب	پانچ سال	۵۵ سال	لـــه	بھوپال مین مدرس رہ چکے ہین۔
۳	مولوی سید علی زینبی صاحب	نائب ادیب	۸ سال	۴۰ سال	صـه	
۴	مولوی شبلی صاحب	فقیہ دوم	۸ سال	۵۰ سال	ســه	
۵	مولوی محمد یوسف صاحب انصاری	مدرس	۴ سال	۲۵ سال	عـــه	سند یافتہ درجہ تکمیل ندوۃ العلماء
۶	مولوی محمد یوسف صاحب	مدرس منطق و فلسفہ	۶ سال	۲۲ سال	عـــه	〃 〃 〃
۷	مولوی فضل الرحمن صاحب	مدرس صرف و نحو	۸ سال	۳۲ سال	عـــه	فارغ التحصیل ندوۃ العلماء
۸	مولوی محمد صفدر علی صاحب	مدرس فارسی	ایک سال	۶۰ سال	صعـه	
۹	مسٹر وحید الرحمن صاحب بی اے ایل ٹی	ہیڈ ماسٹر	جدید تقرر	۲۵ سال	ا	ٹریننگ گریجوایٹ ہین پہلی ڈسٹرکٹ مین ٹیچر رہ چکے ہین

نمبر شمار	نام	عہدہ	میعاد ملازمت تخمیناً	عمر تخمیناً		کیفیت
۱۰	مسٹر محمد ظہیر صاحب بی اے	سکنڈ ماسٹر	جدید تقرر	۲۳ سال	صہ	گریجوایٹ ہین
۱۱	مسٹر محمد ادریس احمد صاحب	تھرڈ ماسٹر	”	۲۶ سال	سعہ	انٹرینس پاس ہین مشن اسکول مین ٹیچر رہ چکے ہین
۱۲	مسٹر عبد الجلیل صاحب	فورتھ ماسٹر	۸ سال	۲۵ سال	عہ	ہائی پاس مین انٹرینس تک انگریزی مین تعلیم پائی ہے علیگڈھ مین ٹیچر رہے ہین ریاضی پڑھاتے ہین

دار العلوم کی موجودہ ضرورت کے لیے یہ اسٹاف کافی ہے البتہ انتظامی امور کی کافی نگرانی کے لیے مہتمم دار العلوم کا عہدہ جس قدر جلد پر ہوسکے بہتر ہوگا۔ درجہ تکمیل کے طلبا اگر آئندہ انٹرینس کی تیاری کرنا چاہین گے تو اُس حالت مین انگریزی اسٹاف مین اضافہ کی ضرورت ہوگی۔

نتائج امتحان | ۱۹۱۴ء کے سالانہ امتحان کے وقت ۸۰ طلبا درج رجسٹر تھے ۱۷ شریک امتحان ہوئے اور منجملہ ۷۱ کے ۵۵ اُمیدوار کامیاب ہوئے، ۷۷ فیصدی کامیابی کی شرح بری نہین ہے مگر اس مین ترقی کی بہت گنجائش ہے جو طلبا شریک امتحان نہون اُن کو ترقی درجہ سے محروم رہنا چاہیے نیز درجہ کی ترقی[1] کے لیے انگریزی و ریاضی مین کامیابی کی شرط لازمی ہونا چاہیے ورنہ جماعت بندی پر بلکہ دار العلوم کے مقصد پر برا اثر پڑیگا۔

ورزش کھیل | دار العلوم کے طلبا ہاکی کھیلتے ہین اور کھیل کے وقت اساتذہ مین سے ایک صاحب بالالتزام نگران ہوتے ہین۔

طلبا کی سوسائٹی | طلبا کی ایک سوسائٹی موسوم بہ "الاصلاح" قائم ہے جس مین مباحثے اور تقریرین ہوتی ہین اس سوسائٹی کا ایک اپنا مختصر سا کتب خانہ موسوم بہ "دار المعلومات" ہے جس مین اخبارات بھی آتے ہین۔

قیام قیس طعام و ڈسپلن | دار العلوم سے ملحق بورڈنگ ہوس مین طلبا مقیم ہین رہنے کا طریقہ ستھرا اور پسندیدہ پایا گیا۔ ڈسپلن کی حالت قابل اطمینان ہے طلبا کو جماعت اور مسجد اور قیام گاہ مین

[1] امتحان مین کامیابی جب ہی ہونی ہے جب کہ انگریزی و ریاضی کے نمبر بھی قابل کامیابی ہون اسکا التزام ہر شعبہ سے ہے۔

برابر موجب پایا اُستاد دن کا ان پر خاص اثر ہے۔ ہر طالب علم سے کھانے کی فیس (سے) ماہوار لی جاتی ہے جس کے عوض کھانے کے علاوہ طلبا کو روشنی بھی دیجاتی ہے مصارف ظروف بھی اسی مین شامل ہین کھانے کا انتظام بورڈنگ ہوس کی طرف سے ہوتا ہے اور دو وقتہ طلبا کو گوشت روٹی اور دال ملتی ہے کبھی کبھی چاول بھی دیے جاتے ہین امتحانًا کھانا منگا کر دیکھا گیا اس مین کوئی نقص نہ تھا بورڈنگ ہوس مین ایک اُستاد مستقل طور پر سکونت پذیر ہین مگر ضرورت ہے کہ ایک مولوی اور ایک ماسٹر بورڈنگ ہوس مین رہین تاکہ مطالعہ کے وقت طلبا کو عربی اور انگریزی دونون زبانون مین یکسان مدد مل سکے۔

نصاب تعلیم عربی نصاب اس وقت زیر بحث نہین۔ انگریزی نصاب مجوزہ ہڈ ماسٹر صاحب اس وقت ملاحظہ ہوا۔ اُس مین کوئی بات قابل اعتراض نہین ہے ہر درجہ کے لیے ایک ریڈر صرف و نحو عبارت نویسی اور ریاضی کی تعلیم کا بندوبست ہے۔ اور منشاء نصاب انگریزی اسکولون کے مڈل کلاس کے معیار تک طلبا کو انگریزی اور ریاضی کی تعلیم دینا ہے۔ مگر دارالعلوم کے خاص حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے انگریزی تعلیم کی کامیابی کا دارومدار استاد کی شخصی قابلیت اور موزونیت پر ہے طلبا کی عربی استعداد سے بہت کچھ نفع اُٹھایا جا سکتا ہے۔ ہڈ ماسٹر صاحب کے نصاب کا عملی تجربہ جب تک کم سے کم سال بھر تک نہ ہو لے کوئی کارآمد رائے اُسکے متعلق نہین دیجا سکتی۔

طبی امداد افسوس ہے کہ دارالاقامہ مین طلبا کے واسطے کوئی طبی امداد کا طریقہ معین نہین ہے کچھ نہ کچھ انتظام فوری ضرورتون کے لیے ہونا ضرور ہے۔

مشورے و ہدایات معاینہ کے وقت عربی انگریزی کے درجہ وار نصاب تعلیم اور ٹائم ٹیبل موجود تھے۔ مگر انگریزی کا استاد وار ٹائم ٹیبل مرتب نہ تھا پرنسپل صاحب کے دفتر مین عربی تعلیم کا درجہ وار اور استاد وار نصاب تعلیم اور ٹائم ٹیبل مکمل آویزان رہنے چاہین اسی طرح انگریزی تعلیم کا مکمل نصاب اور ٹائم ٹیبل

ہڈماسٹر صاحب کے کمرہ مین آویزان ہونا ضروری ہے - اور ہر درجہ مین ایک چوبہ کا سال بھر کا نصاب تعلیم اور ہفتہ بھر کے سبقون کی تقسیم معہ استادون کے نامون کے آویزان رہے تاکہ ہر شخص کو داخلہ کے وقت یہ معلوم ہوسکے کہ اس کلاس مین اس وقت کون سے اوستاد کو کیا مضمون پڑھانا ہے

کارنامہ ۲ - اس صوبہ کے شرستہ تعلیم کے زیر ہدایت انگریزی مدرسین مین ڈائریان روزنامچہ مروج ہین - یہ روزنامچہ ہر کتاب کے لیے استاد کو علیحدہ علیحدہ رکھنا پڑتا ہے اس روزنامچہ کے شروع مین ہر مدرس کو لکھنا پڑتا ہے کہ وہ اس کتاب کو کیونکر پڑھائیگا اپنا طریقہ تعلیم درج کرنا ہوتا ہے نیز یہ لکھنا ہوتا ہے کہ فلان ہفتہ مین اس قدر سبق فلان صفحہ سے فلان صفحہ تک ہوئے یہ روزنامچہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے یہ گویا اساتذہ کا کارنامہ ہے جس سے روزانہ درسون کا پتہ معلوم ہو سکتا ہے ہڈماسٹر صاحب اگر یہ ڈائریان دارالعلوم کے اساتذہ کے لیے خریدین اور اُن کی خانہ پُری کی خوب نگرانی رکھین تو اساتذہ مین جستجی اور تعلیم مین نمایان ترقی محسوس ہوگی سرکاری انسپکٹر کے معائنہ کے وقت یہ روزنامچے اُسکے پورے اطمینان اور خوشنودی کا باعث ہونگے -

۳ - سرکاری اسکولون مین ہر استاد کو ہر کتاب کے متعلق ایک نوٹ بک بھی رکھنی ہوتی ہے جس مین روزانہ اسباق کی مشکلات کا حل درج ہوتا ہے (مثلاً مشکل الفاظ عبارات اور محاورات کے معنی وغیرہ) یہ نوٹ بک استاد کی تیاری کی علامت ہے کہ اُس نے درس کے لیے اپنے آپ کو تیار کر لیا جو کچھ اس نوٹ بک مین درج ہوتا ہے استاد موقعہ موقعہ پر تختہ سیاہ پر لکھتا ہے اور طلبا اپنی اپنی کاپیون مین وہ بہت کچھ نقل کر لیتے ہین اس طرح طلبا کی کاپیون مین گویا استاد کی نوٹ بک خود بخود نقل ہو جاتی ہے ایسا کرنے سے استاد کو وقت پر سوچنے اور غور کرنے کی ضرورت باقی نہین رہتی انگریزی ماسٹرون کو ایسی نوٹ بک ضرور رکھنا چاہیئے

۴ - ہڈماسٹر صاحب کو ایک کانفیڈنشل نوٹ بک (لاگ بک) رکھنا بہتر ہے ہڈماسٹر کا فرض ہے

کہ وہ اپنے فرصت کے گھنٹہ مین دوسری جماعتون مین جاکر ماسٹرون کا طرز تعلیم جانچتا رہے اور انکی کارروائی زیر نظر رکھے ایسے معائینون کے وقت جو نقائص نظر آئین اُن کو کلاس مین برملا ظاہر نکیا جائے بلکہ جو کچھ ہدایات کرنے کی ہو اس نوٹ بک مین درج کرکے اُستاد متعلق کے پاس بھیجدینا چاہئے تاکہ وہ دیکھکر دستخط اطلاعیابی کر دے یہ عملی طریقہ ہے اساتذہ کو فن تعلیم کی تربیت دینے کا۔ چونکہ ہڈماسٹر صاحب دار العلوم ٹرینڈ اور سندیافتہ ہین وہ اساتذہ اور دار العلوم کو اس طریقہ سے بہت کچھ فائدہ پہونچا سکتے ہین

دستخط

ادریس احمد

۱۶- اکتوبر ۱۹۱۴ء

۵- نومبر ۱۹۱۴ء روز پنجشنبہ

عام طور پر مجھکو راے مذکور الصدر سے بالکل اتفاق ہے لیکن پرنسپل یعنی مدرس اعلی موجود نہ تھے اور ہڈماسٹر یعنی افسر مدرسین اُس روز ہی تشریف لائے تھے لہذا انتظام موجودہ کی نسبت مین راے قائم نہ کرسکا کارنامہ مدرسین روزانہ مرتب ہو اور سالانہ و سہ ماہی امتحانات کے نتائج ہر درجہ کے ...ائنہ کرائے جائین تو نسبت تعلیم کی راے قائم کرنا آسان ہو

دستخط

نظام الدین حسن

منتظم تعلیم ندوۃ العلماء لکھنؤ

ضروری گذارش

قبل اسکے کہ آپ اس رپوٹ کو ملاحظہ فرمائیں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ سرکار عالیہ دام سلطنتہا نے اپنا گرانقدر عطیہ ڈھائی سو روپیہ ماہوار کا جو تا اصلاح ملتوی فرمادیا تھا اُسکو جاری فرمادیا ہے جسکے ہم ارکان ندوۃ العلماء بیحد شکر گزار ہیں اور حضور عالیہ دام اقبالہا کی دولت و اقبال کے لیے دلسے دعاگو ہیں،

جناب منشی سید منصب علی صاحب فنانشل سکرٹری ریاست بھوپال نے سرکار عالیہ کا جو حکم اسکے متعلق میرے عریضہ کے جواب میں بھیجا ہے اُسکی نقل حسب مندرجہ ذیل ہے۔

خلیل الرحمان ناظم ندوۃ العلماء

نقل مراسلہ جناب منشی سید منصب علی صاحب فنانشل سکرٹری ریاست بھوپال:

موصولہ ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۱۵ء

منجانب منصب علی فنانشل سکرٹری فرمان بھوپال

بخدمت ناظم صاحب ندوۃ العلماء

جناب من۔ السلام علیکم۔ بجواب مراسلہ سامی مورخہ ۲۰۔ دسمبر سنہ ۱۹۱۴ء گذارش ہے کہ جو عطیہ چندہ بابت دار العلوم ندوۃ العلماء ریاست ہذا سے دیا جاتا تھا اور تا اصلاح بند کر دیا گیا تھا بدستور جاری کر دیا گیا ہے دفتر مجالسی کو اجرا و ارسال چندہ مقررہ کی نسبت ہدایت کردی گئی ہے، وصول فرماکر رسید سے مطلع فرمائیے۔

جناب کا خیر اندیش

منصب علی فنانشل سکرٹری۔

کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ